فتاویٰ

سوال :- (۱) بنگال کے اکثر اطراف میں عورتیں عیدین کی نماز ادا کرنے کے لئے عیدگاہ میں نہیں جاتیں بلکہ مردوں کے عیدگاہ چلے جانے کے بعد اپنے محلہ کی پنجگانہ نماز والی مسجد میں یا جامع مسجد میں اور بعض جگہ محلہ کے سردار یا مولوی یا پیر کے مکان میں جمع ہو جاتی ہیں اور نماز عیدین بغیر خطبہ کے یا مع خطبہ کے ادا کرتی ہیں کیا اس کی نظیر عہد نبوی یا عہد صحابہ میں ملتی ہے ؟ اور کیا ایسا کرنا جائز ہے بعض مولوی صاحبان حضرت عائشہؓ کے مقولہ لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعھن المساجد سے اس طریق عمل کو جائز بلکہ مستحسن بتلاتے ہیں۔

(۲) مسلمانوں کی اکثریت نماز اور غیر نماز تمام اوقات میں محض ٹوپی بغیر عمامہ کے استعمال کرتی ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا صحابہ کرامؓ نے کبھی یا ہمیشہ ٹوپی بغیر پگڑی کے استعمال کی ہے ؟

(۳) نکاح میں خطبہ مروجہ کے مسنون ہونے کی کوئی صریح دلیل ہے یا نہیں۔ مشکوٰۃ ص۲۷۲ میں حدیث "والتشھد فی الحاجۃ الخ" میں نکاح کی تصریح نہیں ہے پھر اس خطبہ کے التزام کی کیا وجہ ہے۔ نیز "ویقرأ ثلث ایات" کہنے کے بعد آیتیں چار کیوں ذکر کی گئی ہیں ؟ آیت اول سورہ آل عمران کی۔ دوسری نساء اول کی تیسری اور چوتھی احزاب کے آخر کی۔

(۴) قال صاحب عون المعبود فی شرح حدیث ام جحدر العامریۃ عن عائشۃ من باب الاعادۃ من النجاسۃ تکون فی الثوب تحت قولہا (فقبض) من سمع (ص۱۴۹ ج۱) ولم یظھرلی وجہ قول الشارح من سمع فان قبض من باب ضرب لا من سمع کما فی قولہ تعالیٰ واللہ یقبض ویبسط وقولہ ویقبضن ما یمسکھن وکما یظھر من کتب اللغۃ العربیۃ فالمسئول منکم ان تبینوا وجہ الصواب۔ خریدار ۱۳۳۹۳

جواب :- (۱) اصل یہ ہے کہ مرد اپنے گھر کی عورتوں کو پردہ کا معقول انتظام کر کے عیدگاہ میں لیجائیں خواہ وہ جوان ہوں یا بوڑھی یا ادھیڑ۔ کنواری ہوں یا بیاہی ہوئی۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی زمانہ اور وقت کی تخصیص کے عورتوں کو عیدگاہ میں لیجانے کی تاکید فرمائی ہے یہاں تک کہ حیض والی عورتوں کو بھی جانے کا حکم دیا ہے کہ وہ مصلی سے الگ رہ کر تکبیر و دعا اور خطبہ میں شریک ہوں (تمام کتب حدیث) لیکن اگر مرد اپنی غفلت یا حنفیت کے اثر یا پردے کا معقول انتظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے عورتوں کو عیدگاہ میں نہ لیجائیں تو وہ کسی مکان یا مسجد میں جمع ہو کر عیدین کی نماز جماعت اور خطبہ کے ساتھ بلا کراہت ادا کر سکتی ہیں۔ عہد نبوی